31778- طلاق میں بیوی کو علم ہونا یا اس کی موجودگی شرط نہیں

سوال

میری طلاق کو تین برس ہوچکے ہیں ، اور سب معاملات وکیل کے ذریعے مکمل ہوئے ، میرے سابقہ خاوند نے مناقشہ اور بات چیت سے انکار کردیا اسی لیے ہمارے مابین معاہدہ طے پایا۔
میں جو یہ جاننا چاہتی ہوں وہ یہ کہ اس نے اب تک مجھے طلاق کا کلمہ نہیں کہا ، اب کچھ لوگ مجھے کہتے ہیں کہ اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ میرے سامنے طلاق کا لفظ بولے ، میری گزارش ہے کہ آپ اس کی وضاحت کریں کیونکہ مجھے اس سے بہت پریشانی ہے ؟

پسندیدہ جواب

طلاق کے لیے یہ کوئی شرط نہیں کہ خاوند اپنی بیوی کے سامنے طلاق کے الفاظ کہے ، اور نہ ہی یہ شرط ہے کہ بیوی کو اس کا علم ہونا چاہیے ، جب بھی آدمی نے طلاق کے الفاظ بولے یا پھر طلاق لکھ دی تو طلاق صحیح ہوگی اگرچہ اس کا بیوی کو علم نہ بھی ہو۔

اگر آپ کے خاوند نے طلاق کے سارے معاملات وکیل کے پاس مکمل کرلیے ہیں تو یہ طلاق صحیح ہے اور واقع ہوچکی ہے ۔ آپ اس کی تفصیل کے لیے سوال نمبر (9593) اور (20660) کا مراجعہ کریں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے پوچھا گیا :

ایک آدمی اپنی بیوی سے لمبے عرصے تک غائب رہا اور اسے طلاق دے دی جس کا علم صرف اسے ہی ہے ، اور اگر وہ اپنی بیوی کو نہ بھی بتائے تو کیا یہ طلاق واقع ہوگی ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

طلاق واقع ہوجائے گی ، اگرچہ بیوی کو اس کا نہ بھی بتائے تو پھر بھی وہ طلاق واقع ہوجائے گی ، اگر آدمی طلاق کے الفاظ بولتے ہوئے یہ کہے : میں نے اپنی بیوی کو طلاق دی ، تو اس سے اس کی بیوی کو طلاق ہوجائے گی ، چاہے بیوی کو علم ہو یا نہ ہو۔

اور اس بنا پر فرض کریں اگر اس بیوی کو طلاق کا علم تین حیض گزر جانے کے بعد ہو تو اس طرح اس کی عدت ختم ہوچکی ہوگی حالانکہ اس کا علم نہیں تھا ۔

اور اسی طرح اگر کوئی آدمی فوت ہوجائے اور اس کی بیوی کو خاوند کی فوتگی کا علم عدت گزرنے کے بعد ہوا تو اس پر کوئی عدت نہیں اس لیے کہ عدت کی مدت تو پہلے ہی گزر چکی ہے ۔ اھ
فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی (804/2) ۔

واللہ اعلم.